REGISTERED No. A.789



منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردانِ مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے حسبِ مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ مہینے کے واسطے یہ تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ بخیر شما بسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور کثیر الاشاعت پرچے کا نمونہ طلب کرنا بھی فضول ہے۔

(۵) طالبانِ صفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ توہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ شکایت ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے روانہ نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ طلب کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور دلبر دستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شائع نہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک اُن میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

وہ حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ نمبر ۲۵

مضامین

۲۲ ستمبر ۱۹۲۸ء

متعلق آرا بیگم صاحبہ مسز حجابی

(تسلسل ۱۵ ستمبر ۱۹۲۸ء)

مرزا۔ تم نے غضب کی حکایت بیان کی کہ اس کا دوسرا کلام اسکی رضامندی سے نہیں ہوا یعنی خود اپنے نکاح کی راضی نہیں ہوئی تھی باپ نے کسی کو اسے سنا دیا اور بیچ نے اس نکاح کو فسخ کرا دیا۔ نبی کے حکم جاوکی جیسا اپنی جگہ پر برقرار ہے ہیں انھیں فقیہوں کی کتابوں میں جن کو تم پڑھ سکتے ہو وہ حکم آج بھی موجود ہے۔ نکاح عورت اور مرد کی رضامندی کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا ۔ رگ ہی قانون ہے جن کم سن بچوں کا نکاح کر دیتے ہیں۔ انھیں شرع نے اجازت دی ہے کہ جوان ہونے پر دونوں کی مرضی نہ ملے تو علحدہ ہو جائیں۔ مگے افسوس ان ایسے پیسے مردوں کا نام ہی لے دو جنھوں نے اس کلام کے خلاف حکم دیا ہو۔ اس حکایت کے بعد تم اسکی شکایت کرتے ہو کہ ہمیں سے ہم خلافی کرنا چاہتے ہیں۔ اسکی صورت نہیں دیکھ سکتے۔ یہ شکایت بیجا ہے جیسا کہ میں پہلے کہہ چکی ضرورت چہرہ دیکھنے کی ہو تو کوئی روک نہیں اور آجکل تو تصویر اسنا سا ہے شکل دکھی جاسکتی ہے۔ چاروں نے مری تصویر کھینچی ہے۔ مردوں نے رنگ فوٹو کے بارے میں شبنی جاہے قبول کرو خیال کریں ہرمن حدیث میں کسی طرح نہیں آئی ہیں حدیث یا کرام سے رنگ کا عمل تصویر پائی ہے یا اس لیے دل رکھنے والی صورت حدیث میں جہاں تک ملامت تصویر بنانے کی موجود ہے وہ سب یہی بیت ہے جو تصویر بنائی جائے اسکے متعلق ہو۔ مرزا صاحب! بیت پر تمام حوال کا دار مدار ہے۔ بیت بخیر ہو تو بری بات پر بھی کوئی

کسی کو نام نہیں رکھتا۔

اسکے بعد تم مہمان کی خاطر وضع کی طرف چلے گئے وہ تم آتا چاہتے ہو کہ عورتیں اپنی ضروریات کے مطابق چہرہ اور منھ کھول سکیں لڑکوں سے قطعی پردہ نہ کریں اپنا پہلا شعار یعنی مہمان کی خاطر و تواضع اختیار کریں۔ یہ نہیں کہ ٹھکے کی طرح اسکو نرودھی پر چپا سردار بے دریں جو کبھی اسلام میں نہیں تھا۔ مرزا۔ تمہارے جانتے ہیں اور شرع کی حیثیت تمہارا بہت فرق ہے عورت اپنی ضروریات کے مطابق چہرہ اور منھ نہیں کھول سکتی۔ شرعی ضروریات اور مصلحت کے مطابق چہرہ اور منھ کھول سکتی ہے۔ اپنی ضرورت پر بازار کی بیٹھنے والی الزہرا ایان چہرہ اور منھ کھولتی ہیں۔ بہو بیٹیاں شرعی ضرورت کو مقدم رکھتی ہیں جس حال پر شرع نے منھ کھولنے کی اجازت دی ہے وہاں کون ایسا ہے کسی کو الزام دے سکتا ہے۔ اور الزام دے تو وہ اپنے خبط مفہوم سے شرع میں شرم کا ہے کی ہے تم کو ہوتے ہو شرع کے خلاف لڑکوں سے پردہ نہ کرنے کا حکم دینے والے ہو؟ کیا تمام لڑکوں کا ختنہ کرنے کا ٹھیکہ تم نے لیا ہے یا لڑکے جو ہشتی نامو ہوتے ہیں یا لڑکی کو کرتے ہی انسان آدمیت سے خارج ہو جاتا ہے کہ ادھر لڑکی کی ادھر مردی سونے کی چڑیا بن کے اڑ گئی۔ جو ہی ہے تو یہی بات بھلا کوئی شخص لڑکی کا پیشہ کیوں اختیار کرے گا۔ بھیٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان۔ اور سے تمہاری غیرت کہاں اڑ گئی عرب کے عیش پرست اور شکم پرور بادشاہوں کی حلوائوں کے سانچے میں تم شرعی کو ڈھالنا چاہتے ہو؟ بڑے بیباک ہو۔ رہی مہمان نوازی وہ شرعی پردہ برقرار رہنے پر بھی اچھی طرح ممکن ہے۔ خود تم ہی نے جو حدیث بیان کی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مہمان کی خاطر و تواضع کرنی چاہیے۔ بڑے بات کے دھنی ہو تو اس حدیث ہی میں یہ دکھاؤ کہ ام الرشید نے کھانے اور پینے کی چیزیں جب مہمان کے سامنے

رسول کے حکم سے رہ رہی تو اسکا چہرہ اور منھ کھلا ہوا تھا۔ یا تو یہ تو بہ معاذاللہ وہ اپنے گھر آئے ہوئے مہمان سے چاہ بڑے بڑے باتیں بھی کرتی تھیں۔ مرزا۔ شرع نے عورتوں کو تیتر کی صورت نہیں بنایا ہے نہ فقیہوں کا یہ قول ہے فضول بیان ہے کیا مہمان کی خاطر و تواضع اس طرح ہو سکتی ہے کہ جب تک سر چادر منھ سپاٹ عورت مہمان کے سامنے نہ آئے اسوقت تک مہمانی کا حق ادا نہیں ہو سکتا؟ ایک طرف مہمان صاحب کھانے پر بیٹھے لگائیں دوسری طرف میزبان کی چھوکری سیب کے سے گال دیکھ کے زائقہ چلیں۔ بیچ کی بسری سے منھ میٹھا کریں۔ تبرے کریں۔ خلقی لما ایسے مہمان ہوئے یا ہو۔ ایسے مہمان کو ڈھائی گھڑی کی موت اسپر سے منھ کے برابر بجلی گرے۔ اسکے جیسے کتا نہ جیے۔ میزبان کی عصمت سطانی کا خیال یا سیوے کی ڈالی نہیں ہے کہ کھانے کے ساتھ اسکی دعوت بھی ہو۔

ایک بھولی بہو کا قصہ نور نامہ میں لکھا ہے کہ انکے میاں نے اپنے گھر سے دوست کی دعوت کی بی بی نے کھانا پکایا دسترخوان بچھا یا اتفاق کی بات کہ نقاب کا ازار بند ڈھیلا تھا کھل پڑا مہمان صاحب کبھی کچھ سے گالوں کو دیکھے کبھی غیری مدرشوں کو۔ کھانے پینے کے بعد میاں گئے کسی کام کو۔ مہمان صاحب کو وہ بھوجن مل چکا تھا اب کچھ اور سوجھی۔ بی بی کے پیٹ میں روٹیاں اودم مچائے بغیر نہیں رہتیں۔ آخر وہ ہوا جو ہونا تھا

انتخاب لاجواب لاہور

مرکز یورپ کے بیش بہا علمی تجارتی وطبی مضرات اور سائنس وغیرہ کے نادر جواہرات کا اردو زبان میں مفید ماہنامہ ایک جگہ آپ نے دیکھا ہو تو ہر روپیہ بھیجکر سال بھر کیلیے جلد لکھا لیجیے سالانہ خریداروں کو علاوہ سال بھر کے جو ہر بہا تحفہ صفر کی خلعت کا ہیرا بھی مفت دیا جاتی ہیں۔ نام کشف فالنامہ کارخانہ مینیجر انتخاب لاجواب لاہور

چاہیے تھا۔ بیوی دولھن بن کا یہ ہے ہوئے تھے دل ہی جھینپی دیکھیں کہ میاں درباسرس کی طرح کو گئے۔ بہار سے کہتے ہیں اجی سن ہوگئے جیسے سبیل کی روشنی سے سانپ۔ بیوی سے ہم پوچھنے لگے بی بی یہ کیا؟ بی بی نے فرمایا کہ میں کیا دیکھوں تمہاری محبت۔ اول تو مہمان کی تواضع کرنا فرض اور سنت۔ خاطر شکنی حرام۔ دوسرے یہ کہ جب تم چلے گئے تو مہمان نے کہا۔ تمہاری جان کی قسم اے ہے جان کی قسم اور سب سے پیارے میاں کی جان کی قسم دے کے کہا کہ ذرا دیر کے لیے میرے پاس بیٹھ رہو تمہیں کہو کیا میں تمہاری جان کی قسم تھی مہمان کا کہا نہ مانتی؟ بھلا یہ بات کیونکر ممکن تھا۔

مرزا۔ کسی مسلمان مہمان کے واسطے ایسی خواہش کا دور پانچ کا میاں خاطرداری کریں باہر۔ اور بی بی دلداری کریں گھر کے اندر۔ بالکل شرع کے خلاف ہے۔ مہمان جانے بوجھے بھی ہوتے ہیں۔ انہیں بھی برے سے بچنا ہے میں بیٹھے ہیں۔ یہی نوکروں کا حال ہے میں عرب اور عجم کی حکایتیں اگر تمہیں سناؤں تو معلوم ہو کہ کیسی کی آفت پہلے عرب اور عجم میں پردے کا رواج ہے نہ کہ جب گھر میں آتا ہے تو یا اللہ کہتا ہے بی بیاں منہ پر نقاب ڈال لیتی ہیں وہ کام کاج رکھتا جاتا ہے۔ باہر چلا جاتا ہے۔ ایک ایرانی تاجر شب کو ورنہ کا ہے وہ اٹھا کہ باہر جانے لگے ڈیوڑھی میں تھا اندھیرا۔ کسی نے چون سی دہان میں آکے سے آ دبوچا اور بے تحاشا دو تین پیار کر لیے۔ صاحب خانہ گھبرائے۔ پیار کرنے والے کے منہ میں بھی مونچھیں تھیں۔ وہ بھی پیچھے ہٹا۔

صاحب خانہ: مرد کا بیٹی؟؟

شخص: آقا میں ہوں آقا جان! شرم شرم وہ

صاحب خانہ: مرد کا چہرہ کر دی؟

خادم: سعدوم درتو تا قرن شرم۔

مقنع اور نقاب کے ہوتے تو وہ حال ہے جو کہیں معاملہ بالکل بے تکلف ہو جائے تو کیا ہو گا مہمان صاحب نے تواضع کے سامان کی فہرست میں مگر کی بی بی کو داخل سمجھیں گے اور گھر کے اگر جا کر بی بی کے دھوکے میں میاں بیچارے کا منہ چومیں گے۔ مہمان اور نوکر کیسے راہطیوں کی ہوس پوری کرے گی۔

خلاصہ یہ کہ پانی کی بادہ ولی یہ بیعت ہو گیا تھا کہ چل بہار کو چل دیا اور پھر پانی کو ساتھ لیے پرا چلا ہم لوگ اور وہ دونوں حوض کے کنارے کھڑے ہوئے کچھ دور گئے تھے کہ دور سے چند خیمے کے سیاہ تنبو دکھائی دیے خیمے کے قریب پہنچے تو خیمہ کے دروازے پر ایک نوجوان عورت دکھائی دی۔ قضا را ہوا کا جھونکا آیا چہرے کے اوپر سے نقاب کا پردہ ہٹ گیا وہ دل پر بجلی گری اور ہوش وحواس اڑا کر رکھ گئی۔ آہ اس نگاہ کے ساتھ بجلی کی طرح جیسی گھٹا میں ہے پھر تو اوپر رہ گیا تھا۔ وہ زرگسی نگاہوں کا آوارہ جسے سیار کو دو شفا ہے پیاسے تو میرا بھی یہ حال ہے کہ اس کی آنکھیں دیکھیں جیسے کہ لاؤ میں پیاسا ہوں۔ مہمان بن کے دیدار کی طلب اشارہ کیا عضا سے پیس اور پیالہ بڑھ کے خالی پیالہ ہونٹوں سے لگایا۔ پانی کا اشارہ کیا وہ خیمے سے پانی کا لا کر دی۔ پیاس تو تھی ہی اب جو پیاس بجھائی۔ کچھ پانی پیا کچھ ہاتھوں پر بہایا اور ساقی کے بارے میں سفارش کی کہ بندہ خدا بھی عنایت کا امید وار ہے وہ دو بیالہ پانی دے کے خیمے کے اندر گئی جہاں پہنچ اپنے کمرہ میں جا کے کوئی بیادہ جو بھی اس گلستان کی سیر کرتے۔ نقاب سرکتا اور چاند جھلکتا۔ جب وہ باہر آئی تو میرے ہمراہی نے یہ برجستہ شعر پڑھا:

اقد بارك الله في منتجب
فلا بارك الله في المرتقب

خدا نے پوشاک میں جب برکت عنایت کی تو برقع کی ہی برکت سے محروم رکھا۔ عورت تھی زیرک چالاک مطلب سمجھ گئی۔ پانی پلا چکنے کے بعد خیمے فرش خلوت کا لب پر کچھ اشعار تھے جن کا مطلب



"دیوار گوش دارد"

صدر: یارو بتاؤ میں صدر ہوں یا قیدی؟

آواز غیب: تا ازین صدرت دارند تو با ور ترسی گفت قیدی تا آنکہ صدارت جناب [illegible]

کیا تم نے ایرانی شاعر کا حال نہیں سنا جو خلیفہ ہارون رشید کا شعر چھا شاعر تھا۔ یہ شاعر خود ہی اپنا حال بیان کرتا ہے کہ میں ایک مرتبہ فضل بن یحییٰ کی ہمراہی میں حج کرنے چلا جب ہم فضل کی منزل میں جا پہنچے سبزی کی ہی ہوئی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائی

تھی جب مقام پر [illegible] ایک شاعر تھے [illegible] تو سبحان اللہ اس کی عمدہ ادا اور صورت دیکھ کے آنکھوں میں سرسوں پھولی کالے بادل نے

ہو جائے کہ جہاں بیٹھ کر دیکھیں اس کو شعلہ گرد
میں عجب طرح کا جادو اثر ہے [illegible]
پیدا ہے یوں لگتا کہ [illegible] شہر کے غنچہ دہان
گھر سے باہر آنکھیں [illegible] پانی بیٹھ جاتی ہیں
اور ہر قسم کی نزہت حاصل کی جاتی ہیں جیسے
بزرگوں کا حال طالب میں ہوا کرتا ہے [illegible]
ابو نواس مشہور شاعر ہے [illegible] کی خبر ہیں
دنیائی پر [illegible] اٹھا اور [illegible] کہ جب میں
گر پڑے۔ وہ مسکرائی اور کہنے لگی اس سے [illegible]
نہیں جہاں ہو [illegible] میں آکے دوسرا [illegible]
اپنا حال دیکھ لیا آج سے ہر قسم کی نزہت نہ کرنا
مطلب یہ تھا کہ ہر قسم [illegible]
کے بیان کا بھی [illegible]۔ آپس میں لوگ ہر ایک
[illegible]
دنیا [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

جس کا ترجمہ ایک شعر ہو فارسی میں کرتا ہوں

[illegible]
[illegible]

[illegible] ان میں [illegible]

کہ جانا چاہا وہاں سے رخصت ہونا پڑا
ابو نواس کہتا ہے کہ خدا کی قسم مجھ کو [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] کا اشتیاق [illegible]
[illegible] اس صورت کے اشتیاق میں
[illegible]
[illegible] نے دیکھا [illegible]
[illegible]
[illegible] ہم سفر کے ساتھ [illegible]
[illegible] ایک نہیں
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک عورت بھی [illegible] کے
واسطے [illegible] بات تھی۔ [illegible]
[illegible] بھر رہی تھیں۔ [illegible]

[illegible] بہار [illegible] است
[illegible]

[illegible] ایک [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] بیان کیا
[illegible]
[illegible] نے جواب دیا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مسافر [illegible]
[illegible] جواب [illegible]
[illegible] کا نام ہے [illegible]

گھر کا [illegible]

[illegible]

نوٹس

[illegible]

[illegible]

جو صاحب [illegible] عطر [illegible] روانہ ہوگا۔

ظاہر ہوا کہ وہ لایا جاتا ہے ہر کس و ناکس فصاحت
پہنچتا ہوا ہے وہ آنکھ مارکے انھیں بادو بھی
شاہ صاحب واقعی تم زمانے میں شیطان کی طرح
مشہور رہے تھا اپنی مخلوق کی خلقت میں کوئی تصدیق
کیا ہوتو استاذ وہ یہاں رہ رہی کیا تھی نہ وہ سنے
جھوم جھوم کے پانچ شعر پڑھے خوب واہ واہ بھی
سنے بیٹھے یا ایک بڑی باری پانچوں سے ملی شاد
کر اور شمس کو تم کی طرح سے آزاد کر دیا اس واسطے اس پر
بھروسہ ہوا کہ بیل کس سے ہو آخر تو میں بنا ہوا ہی
کہ جیسے نام کی بھی نکلے وہی بیل کرے۔ جنت کا
سامان مرزا پر تھا ایک نمبر ہیں جن سے مضمون لاد
وصال پر ترد ملا سامنے پیچھے کے ایک پہاڑ تھا
پہاڑ میں ایک نار تھا وہی نار فطرت کے پیچ پڑ
جا وہ زینت اور سنگ مرکے بہانے پیچھے نار کے دہانے
تک پہونچا کے ہی لگی ہیں۔ خطاد میں تھا کہ شیخ صاحب
میں لا نکلا ہوا یہی تو نہیں ایک کالا ڈھیر دیو
وحشی بی نکلا اور ادھر ہوا سنتے ہنستے لا نکلے
خطاد کا جنہ تو لا جنہ چلا گیا وہ لوگ معتقد ہیں
ہے آدمی نہ تھی فریاد کی آواز جنہ کے رفیق
نے سنی وہ دوڑا آیا جیسے کہ اس نوٹی اپیل دیو
کے پیچھے سے چھڑا دیا۔ جان بچی پیشانی پر دم سایا۔
جنہ مریم پاؤں لگ کے بھاگا۔
آؤ دیکھتے گلے کی آواز پر جنہ تھیں۔ میں
گھر جنہ پہ اودر کھے اپنے رفیق کے ساتھ بگٹٹ چلا
جارہا تھا۔ شکر ہے کسی نے پیچھا نہ کیا۔
دیکھو مرزا یہ وہ جنتے جو کام ہی یاد ہ کاہو خطا
جان کا حال ہے۔ ہم بھی بیٹیاں ایسے لوگوں کے
لیے جنتیوں کا رسالہ کہاں سے لائیں جو اپنی
بیکاری اور بے بسی کا مستقل جواب دیں۔ تم
غریب بیگمی جوڑوں کو ایسی ہی ترکیبیں بتلائیں
والسلام فقط کرتے ہو۔ بالی آپا

راقم

بوا نصیبن

مولانا پنج کا پوسٹ بیگ

(۱)

قانون تحفظ بے ایمانی

مولانا پنج! آج سارا ہندوستان کھیلی میں ہی ہے
جب دیکھیے ایک نئے قانون کا اجرا ہوا ہے
پھر بھی نہیں کہ ملک پھر سے جوش تو آئے سے ہم
پنج بھی پہنچے ہیں چھپیں چھپیں کو جاتے جلدی کا دعا
چھوڑ کر پہنچے وزن اٹک سے ہی اشاد پڑ جاتی ہے
ادھر پڑا ہوا ہم ناقص تصویر تکلتا ہے۔ سے بھلا کیا
ہندوستان کا لندن اور دیگر مقامات کے کمیونسٹ۔
ہندوستان ہے سب والوں کا مارا جا رہا ہے وہ
کیوں اپنی جوانی میں مارل والنے کے لیے بنا رہتے
میں کمیونزم کر رہا ہے پھیلا بنگلے جس کا تجربہ ہو رہا ہے
کا خوب دست گروں کی صدائے بے ہنگام سے
اچھٹ جائے۔ وہ خوب واقف ہیں کہ ہندوستان
میں کمیونزم کے بار سنبھالنے کو تعطل کا سکتے ہیں
اگر کیوں اپنے بیس جھکے دماغ میں یہ خبط
سا گیا ہے آزاد کی وہی شش ہے اور یہی ہم پیٹ سے
خواب دیکھیں غلاموں کا۔
گزشتہ ماہ اگست کا ذکر ہے کہ کمیونسٹ افر متقل
ماسکو میں مسٹر دکسی رن نے ملا ہے پنٹے کی ترنگ میں
ہانک لگائی: ہندوستان میں ایک وسیع آزاد
اور مضبوط کمیونسٹ پارٹی کی تشکیل لازمی ہے"
بچشم ظاہر یہ معلوم ہوگا کہ مسٹر دکسی رن غریب
ہندوستانیوں کے بڑے خیر خواہ ہیں۔ تو ہے
چھوٹتے ہی وہاں یا آئی دماغ ہے دیری کی
داستان سنا یا شیخی کی ہانک نے توڑ دیا۔ پھاکا آگو
کروں جو سنت داس ہی یار کا ہندوستان لیکے یہاں
حضرت نے سنی بھیڑیوں جگاتی ہیں حکومت ہند
نے جو یہ معنوی اولاد سے جیسے پہ بہت ہی چھاپا
جیسے کہ کمال کے صادق ہی جیسا تیں تحفظ عوام
پکڑ کے بیٹھی ہیں اگر ان لوگوں کا یہ اعتقاد پختہ ہو کہ
کمیونزم جس طرح یورپ کے واسطے آئینہ ہے ہے
اس طرح ہندوستان کے لیے بلا یا جنہ ستان

بھاگ میں ہو رہا ہے اور اس کی حالت دیکھ کے بیچ بیچ
حضرت کی آنکھیں طرح کی نظر فی الحقیقت بنی ہیں
اور ہر بات سے جیسے کی تحریر بھی ڈالی جاتی ہیں
اور بے ساختہ زبان سے نکل رہا ہے کہ وہ حال
دیکھتے ہیں جب تو ہندوستان خوشحال پیش لاز رہا
نظر آتا ہے مگر فی کس آمدنی کا حساب لگائیے
تو سوا سو پیسے سال میں ایک ہندوستانی کی
آمدنی ہے بہ نسبت ایک جاپانی کے تہائی بہ نسبت
جرمنی کے ۱/۱۰ اور بالمقابل ایک برطانوی صاحب
کے ۱/۲۰ ہے تو ان سب پر کرے آخر
اور کے صاحب خاک کرنے کا دیکھی ہے؟ وہ کیسی؟
کیا خوب اپنی روٹی سے بیٹھے بیٹھے قانون بنا دیا۔
قسم ہے جیسے کی جان کی تمہاری ہوشیاری کا
جواب نہیں۔
سنتے ہیں کہ قانون تحفظ عوام ایک منتخب کمیٹی کے
سپرد کیا گیا اس پر غور ہو رہا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ
سرکاری قانون ساز جب اس کو بیچتے ہیں کہ پبلک
میں دیا سکے واسطے تو وہ ورد رہا تھا لوگوں سے

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

بعدالت جناب منصف صاحب منصف جاہ سب جج لکھنؤ

مقدمہ نمبر ۱۹ سنہ ۱۹۳۵ء

مسماۃ کنیز فاطمہ بیگم وغیرہ — فرحان بیگم وغیرہ — رضی جان بیگم مدعیہ

بنام

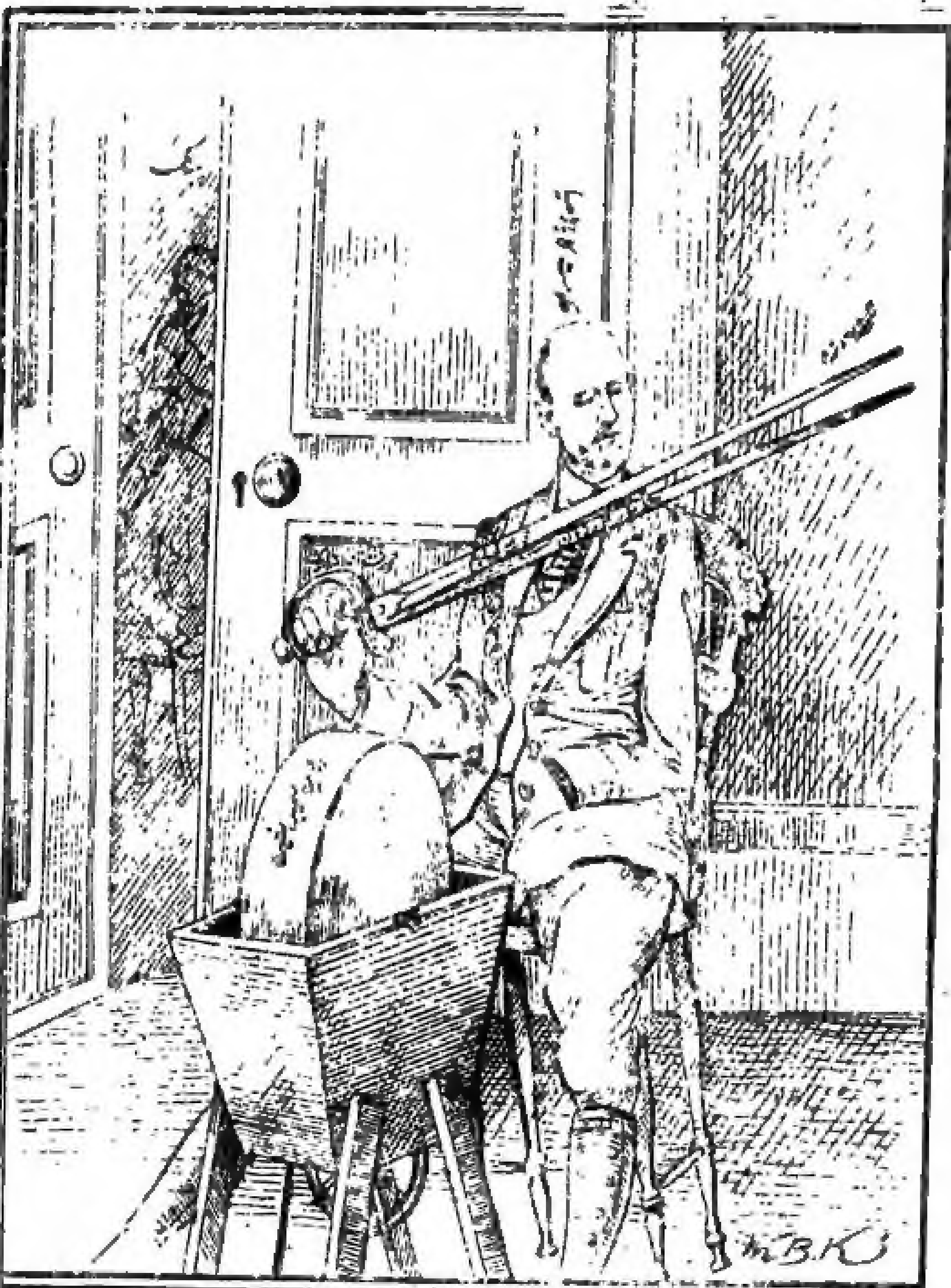
مسماۃ رفیق النساء بیگم .... مدعا علیہم

مسماۃ عفت آرا بیگم بنت کیپٹن میر حسن صاحب مرحوم ساکن محلہ
گولہ گنج شہر لکھنؤ .... وغیرہ

ہرگاہ مسماۃ کنیز فاطمہ بیگم وغیرہ مدعیان نے درخواست
اس عدالت میں گزرانی ہے کہ تقسیم ترکہ بحسب آرڈر ۲۰
قاعدہ ملکیت الطبیعی کا حکم صادر فرمایا جائے۔
لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم اصالتاً یا بصورت کسی
وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بروقت ۱۰ بجے
تاریخ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء اس عدالت میں حاضر
ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ اور آگاہ کیا جاتا ہے کہ
تو درخواست مذکور تمہاری غیر حاضری میں سماعت
کی جائے گی۔
بتاریخ ۲۲ ماہ ستمبر ۱۹۳۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت
سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — بحکم جناب .... منصف لکھنؤ

دفتر .... بیگم .... آزاد لکھنؤ .... پنچ



ذہرم

(بیت بازی)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کشتی لفنیس پندرہ روزہ دکانداری کے کام سے مستورات کے کپڑے سجانا ہوں [illegible] لکھنؤ کو آرڈر دیں۔


THE RIYASAT DELHI

ریاست دہلی

The Best Illustrated Urdu Weekly

پوچھا کیوں روتا ہے۔ کہا آنکھیں دکھتی ہیں
جب سے [illegible] لگی دوا ہی لگائی [illegible]
ڈالی۔ اور حکومت کی دوا اور [illegible] کا مشورہ [illegible]
ہے۔ جب وہ تھے تب انھوں نے علاج ہی کروایا
ٹھیک ہی مگر ان میں تھوڑی سی درستی [illegible]
جس میں بہت سی درستیاں اب ہو جائیں اور
شکر ہے [illegible] ہم ختم ہو جائیں گے۔
ابھی تیرے آنکھیں پھر ہری ہو گئی ہیں ممکن ہے
کہ اب گوری آنکھوں کے حق میں یہ نسخہ [illegible]
آنکھوں کے حق میں مفید لیکن یہ بات پھر بھی پوچھی
جا رہی ہے کہ حکومت کب تک ان کی حاضری کا
حق [illegible] کرے گی [illegible]
کی حاضری؟ اور یہ حکومت [illegible]
تیرے بابا کی حاضری تیری اماں کی حاضری تیری
بہنا کی حاضری۔ تیرے [illegible] کی حاضری
[illegible] کالی [illegible]
اور یہ حکومت جس نے قانون کا ڈھیلا [illegible]
[illegible]
پیچھے دوڑے گی۔ اس سے تو بہتر ہے کہ ایک [illegible]
مرحلے ہو جائے یعنی ایک قانون بنام تحفظ [illegible]
کا مسودہ ہم بنائے دیتے ہیں حکومت اسے منظور کرے
مسٹر [illegible] اور [illegible] جیسے [illegible] صاحب
([illegible] وغیرہ اصطلاحات) کے فضل سے حکومت کسی
کونسل یا اسمبلی کی محتاج نہیں جب چاہے [illegible]
کی اپنی ہوئی تلوار کے بھروسے اپنی بات تسلیم کرا لے
بے ایمانی کا تحفظ نہایت ضروری ہے [illegible]
اسی بنیاد پر سلطنتیں قائم ہیں جب بے ایمانی میں ایمان
کی [illegible] ہو جائے تو پھر کوئی [illegible]
ہوسکتا ہے۔

بعض کانگریس والے تو کہتے ہیں کہ [illegible]
وغیرہ [illegible] تحفظ بے ایمانی کی [illegible]
کافی سے زیادہ ہے مگر ہم اسکے قائل نہیں۔ اگر ان
کانگریسیوں کا قول صحیح ہوتا تو [illegible]
میں اسکی مخالفت نہ کی جاتی [illegible]
میں [illegible] لازم ہوتے۔ [illegible]

کی [illegible] ہے [illegible] تحفظ کا فرض [illegible]
کھول کے ادا ہو رہا ہے۔ کیونکہ [illegible]
جاتی ہیں سر چھپتے ہیں [illegible] ان حرکتوں پر
خوشیاں منانے والے [illegible] سے گئے
ہیں۔ عربوں کی شکست [illegible]
و نصاری کی [illegible] اہل پنجاب ایمان کی [illegible]
[illegible] شکست تمام ہندوستانیوں کی مگر
تحفظ بے ایمانی۔ تحفظ بے ایمانی تحفظ بے ایمانی۔
یا وطن دوستی و آزادی کی کوئی لہر یورپ کے
سمندر سے اٹھ کے ہندوستان کے ساحل سے
ٹکرانے پائے۔ [illegible]؟

راقم

منظر جناب [illegible]

(۲)

معبود عاشق اور پرستار معشوقہ

حضرت شیخ اودھ پنچ [illegible] اس
مقدمہ کا فیصلہ کیا اور وہ [illegible] جس کے حق
میں یہ فیصلہ ہوا تفصیل اسکی یہ ہے کہ [illegible]
میں ایک صاحب کسی [illegible]
[illegible] تھے۔ [illegible]
[illegible] عاشق [illegible]
[illegible] عشق میں [illegible] تھے کمبخت عشق
گیا [illegible]
[illegible] سے نکل گئی۔ [illegible]
عاشق نامراد نے [illegible] تھا گیا

مراد [illegible] یہ جھگڑا ہم [illegible] ہو سکا
گر جیب [illegible] جواب دے تو [illegible]
[illegible]
لٹ گئے لٹ گئے دہائی ہے

دیکھیے جج صاحب فلاں عورت نے [illegible] خاوند
کا [illegible] اب [illegible]
تحفہ [illegible] کی قیمت بھی۔ اس نے غضب کیا [illegible]
دل ہاتھ میں لے کے توڑ ڈالا

[illegible]
[illegible]
جج صاحب [illegible]
ان [illegible]
گویا معبود ہے جب تو پاس نہیں ہوتا تو تیرے پیکر
خیالی کی پرستش کرتی ہوں جانی تو محبوب ہے معبود
ہے مرا رب ہے [illegible] سب ہے۔ مگر کسی خط
میں [illegible]
کرتی ہوں۔ ظاہر ہے کہ معبود کے ساتھ شادی کون
کرتا ہے لہذا [illegible] ہو گیا اور [illegible] صاحب
[illegible]
[illegible]
پجاری [illegible] تھا۔ [illegible]
حضور [illegible] کے لیے [illegible]
[illegible] بہشت [illegible]
کے دروازے پر دوزخ کی ماری۔ [illegible]
ہم بھی جج صاحب کے نزدیک کیا [illegible] ایمان سے
آگے دل کی کیا حقیقت ہے؟ عاشقی اور [illegible]؟
ہندوستان میں [illegible]
خاوند [illegible] ہی واپس ہو جاتے ہیں
اس [illegible] نہیں ہوتے
[illegible] نہیں ہوتی لیکن [illegible]
[illegible] ہندوستانی [illegible]
[illegible] قاعدہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جن حضرات کی [illegible] خریداری ختم ہو گئی ہے وہ تجدید [illegible]
کی [illegible] فرمائیں۔ منیجر

عیب اور شیب

یعنی چوری اور بُرے کام کا گلہ بد من

[illegible]

[illegible]

انھیں ... سے پاک کیا تھا

بھائیوں سے ملا کی ہے امید

جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

[illegible]

[illegible]

جو ہونی ہو وہ ہوا ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

احمد اللہ

المختصرات

المختصر ... [illegible]

المختصر ... [illegible]

المختصر ... [illegible]

المختصر ... [illegible]

[illegible]

خطرناک علاج!!

خطرناک علاج!!

خطرناک علاج!!!

سفید داغ کی مجرب دوا [illegible]

مدر کماسنی کی اکسیر دوا [illegible]

سفید بال جڑ سے کالا

[illegible]

کالا سے گورا [illegible]

خونی بواسیر [illegible]

بجلی کی گولی [illegible]

طاقت کی دوا [illegible]

پتہ کاکاجی یونانی میڈیکل ہال - کنسی سری - دربھنگہ

بچوں کو موٹا تازہ تندرست و طاقتور بنانے

اعدائن کی مہر ایک جاری ہے

[illegible]

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

[illegible]

سب جگہ بازاروں میں سوداگروں کے یہاں سے خریدو

[illegible]

چراغ صحت سالہ مفت لیجیے

[illegible]

المشتہر منیجر [illegible]

صرف سولہ ایام کے اندر نتیجہ باہر نکلے گا

[illegible]

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاوار

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۶ء

[illegible]

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ ہاک کمپنی امرتسر کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

[illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر [illegible] لکھنؤ

[illegible]

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ دریا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگون کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب مین انسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سرگم سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے سمجھ لینے کے بعد چونکہ نہایت وضاحت سے جملہ کتاب مین لکھ دیے گئے ہین اسطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا وہ ایک ستار یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین اسکے علاوہ دیگر بہت سے راز بھی آپکو اس کتاب مین ملینگے۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا حاصل ہے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔

محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ